المُنتخب
من
إفادات الأكابر

حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالن پوری رحمہ اللہ

شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

میری تفسیر (ھدایت القرآن) پڑھو، اس میں میں نے قرآن کا عبارت النص سمجھایا ہے

لوگ اس کی قدر نہیں کرتے، میرے مرنے کے بعد ہی اس کی قدر ہو گی۔

◆ —— —— ◆ —— —— ◆ —— —— ◆

فہم قرآن کے لئے بنیادی بات یاد رکھو:

قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو، ایک آیت کو بھی آہستہ آہستہ پڑھو، اس میں تدبر کرو

ایک سانس میں پوری آیت پڑھو گے تو کبھی کچھ نہیں سمجھو گے.

◆ —— —— ◆ —— —— ◆ —— —— ◆

قرآن پاک کے مفرد لفظ کے ترجمہ کے لئے

مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی کے ترجمہ (موضح القرآن) کو بھی دیکھتا ہوں

وہ ایک ہی لفظ کا ترجمہ مختلف جگہوں میں مختلف کرتے ہیں، ان کا ترجمہ ایک حد تک تفسیر کا کام کرتا ہے.

◆ —— —— ◆ —— —— ◆ —— —— ◆

مولانا فخر الدین صاحب مراد آبادی (شیخ الحدیث) بخاری شریف میں کتاب التفسیر بہت تفصیل سے پڑھایا کرتے تھے

اسی سال مجھے اندازہ ہوا کہ قرآن کو سمجھنے کے لئے مجھے حافظ ہونا پڑے گا

اس لئے آئندہ سال افتاء کے ساتھ میں حفظ بھی کرتا تھا، اور صدر گیٹ کی چوکی پر بیٹھ کر ہی میں نے قرآن حفظ کیا ہے

◆ ▬ ▬ ◆ ▬ ▬ ◆ ▬ ▬ ◆

(تحذیر الناس) کے اخیر میں حضرت نانوتوی نے تفسیر بالرای پر جو کلام کیا ہے

وہ مفتی سعید صاحب کو بہت دلکش معلوم ہوتا تھا

اسی وجہ (العون الکبیر) کے شروع میں اور (رحمۃ اللہ الواسعہ) کی تیسری جلد میں اس کو اہتمام سے نقل کیا ہے

اور یقیناً اس کو پڑھنے کے بعد قرآن کو ابدی کتاب سمجھنا عقلاً آسان ہو جاتا ہے

◆ ▬ ▬ ◆ ▬ ▬ ◆ ▬ ▬ ◆

مفتی صاحب تفسیر لکھنے کے وقت مفتی تقی صاحب کی (توضیح القرآن) سے استفادہ کیا کرتے تھے

مجلس میں جانے والے ہمیشہ اس کو ان کے ڈیسک پر دیکھتے تھے

◆ ▬ ▬ ◆ ▬ ▬ ◆ ▬ ▬ ◆

میں نے (ھدایت القرآن) میں حتی الامکان یہ التزام کیا ہے کہ :

صرف ایک احتمال کو مدلل کر کے لکھوں

یہ نھیں کہ یہ بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے، اس سے قاری الجھ جاتا ہے

◆ ▬ ▬ ◆ ▬ ▬ ◆ ▬ ▬ ◆

میں نے سب سے پہلے فقہ پڑھا، پھر حدیث پڑھی، اسی وجہ سے میرے لئے قرآن سمجھنا آسان ہو گیا

گمراہی سے بچنے کے لئے یہی ترتیب مفید ہے

کیونکہ صرف فقہ پڑھوگے تو جمود کا شکار ہو جاؤگے، اور صرف حدیث پڑھوگے تو غیر مقلد بن جاؤگے

اور قرآن کا عالمانہ فہم: فقہ، حدیث، اور کلام پڑھے بغیر ممکن نہیں ہے.

◆ ▬ ▬ ◆ ▬ ▬ ◆ ▬ ▬ ◆

حضرت نانوتوی نے (جواب ترکی بہ ترکی) میں قرآن کی فصاحت اور بلاغت پر شاندار بحث کی ہے

جس سے یہ بھی سمجھ میں آسانی سے آجاتا ہے کہ: ہم کیوں قرآن کے اعجاز کو باعتبار فصاحت وبلاغت سمجھ نہیں سکتے

◆ ▬ ▬ ◆ ▬ ▬ ◆ ▬ ▬ ◆

حضرت شیخ الھند علیہ الرحمہ نے حضرت نانوتوی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ :

مشاہیر امت میں تین (۳) ایسے افراد گذرے ہیں جن کی کتابوں کے مطالعہ کا عادی کبھی غبی نہیں رہتا

اول شیخ ابن عربی۔ دوسرے مجدد الف ثانی۔ اور تیسرے شاہ ولی اللہ

حضرت شیخ الھند نے آگے اضافہ فرمایا کہ : حضرت الاستاذ (نانوتوی) بھی اسی فہرست کے چوتھے فرد تھے

میں (سعید احمد) نے یہ طے کیا کہ ان کو پڑھنا ہے، لیکن ابن عربی بہت مختلف فیہ شخصیت ہیں

اور مجدد صاحب پر تصوف کا غلبہ تھا، اور مجھے تصوف سے مناسبت نہیں ہے

اس لئے میں نے حضرت نانوتوی اور شاہ صاحب کا انتخاب کیا

♦ —— ♦ —— ♦ —— ♦

طالب علمی کے زمانے میں (جلالین) کے ساتھ کوئی تفسیر نہیں دیکھتا تھا، استاذ کے بتلائے ہوئے مطلب کو یاد کرتا تھا

کیونکہ ابتداء میں کثرت علم سے زیادہ پختگی علم پر توجہ دینی چاہیے

(جلالین) کے حاشیہ کو میں نہیں دیکھتا تھا، اس میں رطب و یابس بہت ہے

پہلے کتب خانے والے طلبہ سے (حاشیہ) لکھوایا کرتے تھے لیکن ان کا نام منظر عام پر نہیں آتا تھا

یہ حاشیہ بھی کسی طالب علم کا ہے

♦ —— ♦ —— ♦ —— ♦

حضرت تھانوی کی تفسیر (بیان القرآن) کی خصوصیات بہت سے لوگ بیان کرتے ہیں کہ :

ایک لفظ بڑھا کر سارے اشکال کو ختم کر دیتے ہیں، بعینہ صاحب (جلالین) یہی کرتے ہیں

جلالین سے مقصود یہی ہے کہ طلبہ میں قرآن حل کرنے کا ملکہ پیدا ہو جائے

ضروری نہیں کہ جلالین کی بتائی ہوئی تفسیر راجح ہو، لیکن استعداد سازی میں اس کی اور (بیضاوی) کی کوئی نظیر نہیں ہے

♦ —— ♦ —— ♦ —— ♦

(تحفۃ الألمعی) اور میری دیگر کتابوں میں تمہیں میرے بہت سے تفردات ملیں گے، تو وہ میرے لئے ہیں، تمہارے لئے نہیں

اور فرمایا کہ : جب تک دار الافتاء میری رائے قبول نہ کرے تمہیں اس پر عمل نہیں کرنا چاہیے، تمہارے لئے راجح وہی ہے جو دار الافتاء کہے

♦ —— ♦ —— ♦ —— ♦

تصدی للاقراء یعنی استاذ کا حدیث پڑھانے کے لئے درسگاہ میں آکر بیٹھنا، اور اس کے سامنے حدیث کا پڑھا جانا

یہ خود آٹومیٹکلی اس کی طرف سے حدیث کی اجازت ہوتی ہے

اس کے ساتھ کسی دوسری اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی

♦ — — ♦ — — ♦ — — ♦

کسی مقبول شخصیت، مضمون، تنظیم کی تنقید اور اصلاح اس انداز میں ہونی چاہیے کہ :

مقابلہ جیسا محسوس نہ ہو، ورنہ اس کی افادیت ختم ہو جائے گی

پھر فرمایا کہ : میں نے (حجۃ اللہ البالغہ) کی شرح میں بعض جگہ پر شاہ صاحب کی رائے سے اختلاف کیا ہے

لیکن اس کو اس انداز میں بیان کیا ہے کہ قاری اس بات کو سمجھ لے، اور اختلاف کا زیادہ احساس نہ ہو

♦ — — ♦ — — ♦ — — ♦

اب طلبہ میں صلاحیت نہیں بنتی، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ : ابتدائی درجات کے اساتذہ ماہر، باصلاحیت نہیں ہوتے ہیں

جو باصلاحیت ہوتے ہیں وہ اوپر کی کتابیں ڈھونڈتے ہیں، اس طرح نہیں ہونا چاہئے

ابتدائی درجات کے اساتذہ بہت مضبوط ہونے چاہئیں جس سے بچوں کی ابتدا ہی سے صلاحیت بننے لگے

♦ — — ♦ — — ♦ — — ♦

اپنے اشرفیہ کے زمانہ تدریس کا ذکر کرتے ہوئے شیخ احمد رضا اجمیری رحمہ اللہ کے تذکرہ میں فرمایا کہ :

شیخ اجمیری بے نفس آدمی تھے، عجیب شخصیت کے مالک تھے

ان سے میں نے کہا: مجھے ابوداؤد پڑھانی ہے، کہا: لے لو،

پھر بعد میں کسی سال میں نے کہا: مجھے ترمذی چاہئے، کہا: لے لو،

پھر میں نے کہا: اگلے سال بخاری دیدینا، کہا: ٹھیک ہے، پھر اس کی نوبت نہیں آئی، میں دیوبند آگیا

♦ — — ♦ — — ♦ — — ♦

جب راقم نے اپنی کتاب: "مروجہ موضوع احادیث کا علمی جائزہ" حضرت کی خدمت میں اصلاح کے لئے پیش کی

تو حضرت والا بہت خوش ہوگیے۔ اور فرمایا کہ :

ماشاء اللہ اچھی محنت کی ہے، میری ایک آرزو تو نے پوری کردے۔ اللہ قبول فرمائے، تجھے علمی و عملی ترقی عطا فرمائے

اب جن روایات کی کچھ اصل نہیں ملی اور شاید نہ بھی ملے تو ان پر درایتاً کلام کر۔اور مفتی صاحب (مفتی شعیب اللہ صاحب) کو دکھایا کر

اور اسی پر مت رک، تین سو نہیں، ہزاروں کی تعداد میں پھیلی ہوئی ہیں۔ لگے رہو۔فقط

محمد یاسین خان قاسمی۔ جامعہ مسیح العلوم بنگلور

♦ ــــ ــــ ♦ ــــ ــــ ♦ ــــ ــــ ♦

ایک حدیث ہے:

عن عثمان بن عفان رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «خَيرُكُم من تعلَّمَ القرآنَ وعلَّمَهُ».

پڑھ کر اس کی تشریح کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ:

آج کل اس حدیث کو علماء و مدرسین نے اپنی جاگیر سمجھ رکھا ہے

جب کہ اس میں پڑھانے والے کے ساتھ ساتھ

دینی و قرآنی تعلیم کا مشورہ دینے والے

مدرسہ تک پہنچانے والے

ان کا خرچ وغیرہ برداشت کرنے والے

ان کی ہمت افزائی کرنے والے

تعاون کرنے والے

سب شامل ہیں

♦ ــــ ــــ ♦ ــــ ــــ ♦ ــــ ــــ ♦

حضرت شیخ الحدیث مولانا یونس صاحب جون پوری رحمہ اللہ

(کسی کتاب کے مطالعہ کے دوران اس پر معاصرین میں سے کسی کی تعلیق و تخریج دیکھنے پر) فرمایا کہ:

بعض لوگ ان نوجوانوں کی کاوشوں کو دیکھنے سے استنکاف کرتے ہیں، حالانکہ وہ کبھی بہت گر کی بات لکھ جاتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ: یہ علم حدیث کا فن کون جانتا ہے؟... مشہور حسن سلمان ... شیخ البانی ... شیخ عوامہ بھی ...

لیکن وہ جو حنفیہ کی ڈگ ڈگی بجاتے رہتے ہیں وہ مجھے پسند نہیں

حضرت جونپوری علیہ الرحمہ درود شریف پڑھنے کی بہت تلقین فرماتے تھے

فرماتے :دل لگا کر پڑھو،اس نیت سے پڑھو کہ اللہ کا حکم ہے،اور حضور کا ہم پر حق ہے

ابن رجب کے بارے میں پوچھا توفرمایا : ہماری پارٹی کے ہیں۔اور فرمایا صوفی مزاج ہیں

ملا علی قاری کے بارے میں کچھ پوچھا،...اس کے آخر میں فرمایا :ان کی بات کو لیا جائے،اگر ان سے اوپر کا کوئی کچھ اور فرمادے تو فذاک

ابن عساکر کے غضب کے حافظہ کو داد دیتے ہوئے فرمایا کہ :ابن تیمیہ نے ان کو ان کو جو محض (المؤرخ) کہا اس کی توجیہ یہ ہے کہ :

یہ (حدیث الأوعال) میں اختلاف کی وجہ سے ہے

ہر چیز کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہوتا ہے،اسی طرح ہر عمل کا ظاہر و باطن ہوتا ہے

عمل کا باطن مضبوط ہوتا ہے اخلاص نیت سے،اور ظاہر اتباع سنت سے

جب کسی روایت کے ذیل میں حافظ ابن حجر کا فرمان (لم اجدہ) سناتے،تو فرماتے:

عدم وجدان عدم وجود کو مستلزم نہیں

پھر بڑی نرالی شان سے فرماتے: میں کہتا ہوں رواہ احمد

پھر فرمایا کہ :اس میں ان کی کوئی تنقیص یا ہمارا کوئی کمال نہیں،اسباب و وسائل علم ان کے دور میں محدود تھے

جہاں بخاری "ھل" کے ساتھ ترجمہ منعقد کرتے ہیں وہاں حضرت جونپوری کی منفرد رائے تھی کہ

بخاری نے تفصیل کی طرف اشارہ کیا ہے

ہمارے سال فرمایا تھا:دو مقام پر مجھے تفصیل میں کچھ تردد ہے،بقیہ مقام پر انشراح ہے

کبیرہ سے کبیرہ گناہ ہو جاوے لیکن توبہ کا دروازہ کھلا ہے

لیکن جس نے حدیث کی بے ادبی کی تو کتنا ہی بڑا ولی دعا کرے اس کی برکتیں واپس نہیں آتیں

اس لئے حدیث کی بے ادبی سے بچو

♦ — — ♦ — — ♦ — — ♦

ادب اپنے چھوٹے اساتذہ کے پاس رہ کر سیکھا جاتا ہے (ان کی ڈانٹ ڈپٹ سہ کر)

بڑوں کے پاس اس کا وقت نہیں

♦ — — ♦ — — ♦ — — ♦

ایک مرتبہ حضرت شیخ یونس صاحب کی خدمت میں تیونس کے ایک شیخ آئے تھے

جو سلسلہ تصوف میں حضرت ہی سے منسلک بھی تھے

انہوں نے عصر بعد کی مجلس میں حضرت سے عرض کیا کہ :

" شیخ ! جب میں قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہوں تو دل میں قبض کی سی کیفیت ہوتی ہے

اور جب درس حدیث دیتا ہوں تو عجیب انشراح کی کیفیت ہوتی ہے۔ "!!

تو حضرت نے برجستہ جواب دیا:

اپنے باطن کی اصلاح کرو؛

درس حدیث میں اپنی صلاحیتوں کا ظہور ہوتا ہے جو کہ واہ واہی کا سبب بنتا ہے اس لئے وہ نفس کو اچھا لگتا ہے

بخلاف تلاوت قرآن کے، کہ اس میں یہ حظ نفس موجود نہیں ہے۔ تو نفس اس کی طرف مائل نہیں ہوتا

♦ — — ♦ — — ♦ — — ♦

کسی کو دلیل کے ذریعہ چپ کرنا کمال نہیں ہے

دلیل کے ذریعہ مطمئن کرنا کمال ہے

♦ — — ♦ — — ♦ — — ♦

حضرت مولانا زین العابدین صاحب اعظمی قدس سرہ

(رئیس قسم التخصص فی الحدیث جامعہ مظاہر علوم سہارنپور)

ایک مرتبہ دورانِ درس فرمایا کہ:

میں نے چار محدثین کو پایا، اور چاروں کے اندر الگ الگ نمایاں رنگ اور خصوصیات دیکھیں:

1- حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ نصوص سے استنباط مسائل میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔

2- حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ: آپ اجزاء حدیث میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔

3- حضرت فخر المحدثین مولانا فخر الدین صاحب مرادآبادی: آپ نے کما حقہ صحیح بخاری شریف کا درس دیا۔

4- ابو المآثر محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی کو علم رجال میں لاثانی اور یکتا پایا۔

♦ — — ♦ — — ♦ — — ♦

ایک مرتبہ فرمایا: میرے نزدیک غیر مقلدیت کا مطلب ہے کہ جو دو تہائی حدیثوں کا انکار کردے

♦ — — ♦ — — ♦ — — ♦

فرمایا کہ: آج کل لوگوں نے جمہور سے ہٹ کر رائے رکھنے کا نام (تحقیق) رکھ دیا ہے،

جمہور کا کوئی قول ہو اور کسی سے پوچھا جاتا ہے کہ: آپ کی کیا تحقیق ہے؟

تو سائل یہی سوچ کر سوال کرتا ہے کہ ان کی تحقیق کچھ اور ہی ہوگی

دوسری بات:

تحقیق کرنے والا کبھی اپنے ذہن سے ایک چیز کے صحیح ہونے کا تصور کرلیتا ہے، اور پھر اسی کی تائید میں اقوال تلاش کرتا اور نقل کرتا چلا جاتا ہے

حالاں کہ صحیح یہ ہے کہ مختلف اقوال دیکھنے کے بعد کسی نتیجے پر پہنچا جائے

♦ — — ♦ — — ♦ — — ♦

حضرت مولانا محمد ارشد صاحب اعظمی دامت برکاتہم

(شیخ الحدیث جامعہ مظہر العلوم بنارس)

جس طرح حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے خطیب بغدادی کے بارے میں ابن نقطہ کے حوالے سے (شرح نخبہ) کے اندر نقل فرمایا ہے کہ

كلُّ مَن أنصف علم أن المحدّثين بعد الخطيب عيالٌ على كتبه

یہی بات میں برملا حافظ ابن حجر کے بارے میں کہتاہوں کہ :

كلُّ مَن أنصف علم أن المحدّثين بعد الحافظ عيالٌ على كتبه

حضرت مولانا مجیب الغفار صاحب اسعد اعظمی نور اللہ مرقدہ

(سابق شیخ الحدیث جامعہ مظہر العلوم بنارس)

ایک مرتبہ بخاری شریف کے سبق کے دوران حافظ ابن حجر کی عظمت ووسعتِ علم بیان کرتے ہوئے

ان کی کتاب (نخبۃ الفکر) کے بارے میں بہت پُرجوش انداز میں فرمایا کہ :

جو شخص اس رسالہ کو بلا سمجھے بھی حفظ کرلے گا، ان شاء اللہ اسے علم مصطلح الحدیث میں ضرور بصیرت حاصل ہو جائے گی

جب طریق بدلا ہے تو شریک بھی بدلو، اپنے ہم مسلک، اپنے ہم مشرب، اپنے ہم خیال لوگوں کے ساتھ ہی اٹھنا بیٹھنا ہو

عقیدے کے اعتبار سے، سوچ و فکر کے اعتبار سے، ہر اعتبار سے آدمی اپنا ہم مشرب ہو

فرماتے تھے : کبوتر با کبوتر، باز باباز، دین داری اپنی جگہ ہے، نماز قرآن اپنی جگہ ہے

لیکن دین کی فہم اور دین کے علوم اور دین کی فکر بھی ایک جیسی ہونی چاہیئے، ورنہ آدمی خطرے میں پڑ جاتا ہے

اسلیے کہا کہ : جب طریق بدلا ہے تو شریک بھی بدلو

حضرت مولانا محمد رفیق صاحب پالن پوری قدس سرہ (ڈینڈرولوی)

ہم نے (نخبۃ الفکر) ایسے استاذ سے پڑھی، جن کا طریقہء تدریس قدیم طرز کا تھا لیکن نہایت ہی شفیق تھے

پھر زمانہٗ طالب علمی کا لاابالی پن

ان وجوہات کی بناء پر یہ کتاب ہمارے خاص پلے نہیں پڑی، پھر امتحان سالانہ قریب آگیا تو سخت فکر دامن گیر ہوئی

کتاب کے حل کے لئے کتاب لے کر میرے مشفق استاذ حضرت مولانا محمد رفیق صاحب کے پاس پہنچا

توحضرت نے دو(۲)وجہ سے انکار کرکے انہیں استاذ سے حل کرنے کا مشورہ دیا جن سے سبق متعلق تھا

اول یہ کہ: اگر میں نے ان سے بہتر سمجھا دیا تو آپ کے دل میں ان استاذ صاحب کی حقارت بیٹھ جائیگی، جو آپ کے لئے مضر ہے

دوم یہ کہ: ان استاذ صاحب کو معلوم ہونے پر ان کی دل شکنی ہو گی۔

ہم نے اسی پر عمل کیا اور انہیں استاذ صاحب کے کمرے میں جاکر کتاب حل کی

حضرت مولانا رفیق صاحب قدس سرہ کی دو اہم نصیحتیں:

(۱) کبھی کسی کتاب کے بارے میں مطالبہ مت کرنا کہ مجھے یہ کتاب پڑھانے دیجئے

مدرسہ کی طرف سے جو کتاب دی جائے خوب محنت سے پڑھانا، اور تنخواہ میں اضافہ کے بارے میں کبھی درخواست مت دینا

(۲) ابتدائی تدریس کے پندرہ بیس سال بڑے اہم ہیں، ان سالوں میں جس فن کی کتاب کی تدریس ذمہ میں آئے خوب محنت کرلینا

پھر مشغولیتیں بڑھیں گی اور صحت و قوت میں بھی فرق آجائے گا

اس وقت جوانی کے زمانہ کی محنت اور مطالعہ آخر تک کام دے گا

مفتی رشید احمد صاحب لاجپوری مد ظلہ العالی

استاذ حدیث جامعۃ القراءات کفلیتہ

آپ لوگوں کو اگر محسوس ہو جائے کہ فلاں کو ہمارے متعلق بدگمانی ہورہی ہے

تواس کے سوال سے قبل ہی اس کا ازالہ کردو، تاکہ ایک مومن کو بدگمانی کے گناہ سے بچا سکو

حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب رامپوری رحمہ اللہ

اخیر عمر میں جب کوئی ان سے نصیحت کا مطالبہ کرتا تو فرماتے:

ہماری یہ نصیحت یاد رکھو!!

ہر چیز میں شریعت یاد رکھو!!

حضرت مسیح الامت جلال آبادی رحمہ اللہ

ہدیہ بغرض ثواب صدقہ ہے

ہدیہ بغرض دعا رشوت ہے

ہدیہ صرف بغرض محبت دیا جاتا ہے

"تھادوا تحابوا"

حضرت مفتی ظفیر الدین صاحب نور اللہ مرقدہ

صدر مفتی دار العلوم دیوبند

طلبہ عام طور پر (ھدایہ) علم کی نیت سے پڑھتے ہیں، اس لئے اس کے مسائل مستحضر اور یاد نہیں رہتے ہیں اگر عمل کی نیت سے پڑھیں تو اس کے مسائل مستحضر رہیں اور یاد ہو جائیں

حضرت مولانا عبد اللہ صاحب کاپودروی رحمہ اللہ

تین چیزیں بطور خاص اللہ تعالی سے مانگو:

1 علم میں گہرائی

2 اخلاق میں بلندی

3 طبیعت میں سادگی

حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ

حضرت شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی صاحب مد ظلہم فرماتے ہیں کہ ہمارے والد ماجد فرماتے تھے کہ :

ہمیشہ ایک بات یاد رکھو : زندگی میں کوئی بات (لکھو) یا (بیان) کرو تو ایسی ہو کہ

اگر تمہیں وہ بات قاضی کے محکمے میں ثابت کرنی ہو تو دلیل سے ثابت کر سکو

♦ — — ♦ — — ♦ — — ♦

الشيخ المفتي مهدي حسن شاهجهآنفوري رحمه الله

قال لطلبته: لا تعتمدوا على إحالة أي واحد، قيل: ولو كان ابن حجر؟ قال: ولو كان ابن جبل!!!

♦ — — ♦ — — ♦ — — ♦

ایک اللہ والے نے نصیحت فرمائی:

جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو تو اسم مبارک "محمدٌ" تنوین کے ساتھ کہا کرو

ورنہ بغیر تنوین کے تو ہم ایک دوسرے کو بھی پکارتے ہیں

♦ — — ♦ — — ♦ — — ♦

حضرت مولانا یوسف صاحب ٹنکاروی مد ظلہ

شیخ الحدیث دار العلوم فلاح دارین ترکیسر

مسئلہ قدر و تقدیر کی تشریح کے بعد ایک جملہ ارشاد فرمایا کرتے ہیں:

اگر اللہ تعالیٰ سے سچی محبت پیدا ہو جائے تو تقدیر کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے

♦ — — ♦ — — ♦ — — ♦

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

"ہمارے اوپر غیروں کی طرف سے جتنے اعتراضات کئے جاتے ہیں، ان سب کا جواب ہمارے پاس ہے

سوائے ایک اعتراض کے، وہ یہ کہ: اگر ہم سے یہ پوچھا جائے کہ: تم اپنے اکابر جیسے نہیں، یا کیوں نہیں؟

♦ — — ♦ — — ♦ — — ♦

مولانا محمد عبد الحلیم چشتی صاحب مد ظلہم

میاں: ذہین لوگ اکثر اپنی صلاحیتوں کے اعتبار سے کام نہیں کر پاتے

اس لیے کہ تسلیم و خود سپردگی کا مادہ نہیں ہوتا، ذہانت کے گھمنڈ میں اپنی چلاتے رہتے ہیں

جبکہ متوسط استعداد اور تسلیم کا مادہ رکھنے والا فاضل کام کر جاتا ہے

"کتب خانہ اگرارینج (مرتب) نہ ہو تو وہ کباڑ خانہ ہے"

مراد یہ ہے کہ کتابیں ایسی غیر مرتب رکھی ہوں کہ بروقت و حسب ضرورت مطلوبہ کتاب مل نہ پائے

مفتی عبدالرؤوف صاحب غزنوی مدظلہم

(سابق استاذ دارالعلوم دیوبند، حال استاذ الحدیث جامعہ علومِ اسلامیہ بنوری ٹاؤن)

اکثر عزیز طلبہ کو یہ شعر سنایا کرتے ہیں:

بَرخُود نظر کشاِز تہی دامنی مرنج

دَر سینۂ تُو ماہِ تمامے نہادہ اند

دکتور احمد معبد عبدالکریم مصری حفظہ اللہ

استاذ محترم دکتور ایمن الحجار حفظہ اللہ دکتور احمد معبد کی دو نصیحتیں اکثر و بیشتر نقل فرماتے رہتے ہیں:

1۔ مطولات کا بالاستیعاب مطالعہ کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ: رات کو سونے سے پہلے تھوڑا سا حصہ (دس سے پندرہ منٹ) معینہ کتاب کے لیے مقرر کر لیا جائے، اس سے مطالعہ کے وقت طبیعت میں نشاط ہوتا ہے، اور باتیں محفوظ رہتی ہیں، اور کتاب بھی رفتہ رفتہ مکمل ہو جاتی ہے۔

خود دکتور احمد معبد حفظہ اللہ نے بیشتر مطولات۔ جیسے تہذیب التہذیب اور سیر اعلام النبلاء وغیرہ۔ کا مطالعہ اسی طور پر فرمایا ہے، اور یہ ان کا دائمی معمول ہے۔

2۔ یہاں قاہرہ میں ہر سال دسمبر میں عالمی کتاب میلہ لگتا ہے، اس مناسبت سے طلبہ ہر سال ڈھیر ساری کتابیں خرید لاتے ہیں، دکتور احمد معبد حفظہ اللہ طلبہ سے کہتے ہیں کہ: سال گذشتہ جتنی کتابیں تم نے خریدی تھیں، ان میں سے سب کا مطالعہ کر لیا ہے؟ تمھاری لائبریری میں اگر کوئی ایسی کتاب ہے جس کا تم نے مطالعہ نہیں کیا، تو سمجھو وہ نئی ہے۔

حضرت کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ جتنی کتابیں خریدو، اگلا میلہ لگنے سے پہلے پہلے ساری کتابیں پڑھ ڈالو۔

مولانا اسلام الحق صاحب مد ظلہ

شیخ الحدیث مظاہر علوم و دار العلوم وقف شاہ بہلول سہارنپور

عصر سے قبل حضرت استنجے کے لئے تشریف لے جاتے جھاں کافی وقت لگاتے

بندہ کے دل میں خیال آیا کہ: ایسی جگہ پر اتنا وقت صرف کرتے ہیں؟

تو نماز کے بعد چلتے ہوئے مجھ سے کہنے لگے: قرآن میں وہ کون سی آیت ہے: جس میں طہارت اچھے سے حاصل کرنے والوں کی تعریف آئی ہے

تو بندہ نے پڑھ کر سنائی (واللہ یحب المطہرین) فرمایا: ہاں ہاں یہی

بخاری جلد اول کتاب الایمان کی حدیث:

(تقرأ السلام علی من عرفت و من لم تعرف) کی تشریح فرما رہے تھے

بندہ نے سوال کیا کہ: فاسق کو سلام کرنا کیسا ہے؟ تو حضرت کا چہرہ سرخ ہو گیا

اور گرج دار آواز میں فرمایا: آج کے دور میں کون فاسق نہیں؟! الا ماشاءاللہ

ہم اپنے گھر کی عورتوں کو باہر نکلنے سے نہیں روکتے، ہم بھی فاسق ہیں۔ چل پڑھ آگے

طلبہ میں ایک بری عادت یہ پیدا ہو گئی کہ سب مدرسوں کا ذائقہ لیتے پھرتے ہیں

ایک جگہ پڑھنے میں برکت ہے

مولانا اشرف علی تھانویؒ کا جس سال دار العلوم میں دورہ کا سال تھا ان کے ساتھی دار العلوم چھوڑ کر گنگوہ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے دورہ پڑھنے چلے گئے، اس وقت حضرت کے یہاں کا دورہ دار العلوم سے زیادہ مشہور تھا اور خود حضرت گنگوہی بھی۔

ساتھیوں نے مولانا اشرف علی تھانویؒ کو بھی ساتھ چلنے کے لئے کہا، تو حضرت نے کہا: میں تو یہیں پڑھونگا، اگرچہ مولانا کو حضرت گنگوہی سے بہت تعلق تھا۔

حضرت فرماتے ہیں: دیکھو مولانا اشرف علی اپنے تمام ساتھیوں پر فوقیت لے گئے، یہ اسی کی برکت ہے، لھذا ایک ہی جگہ اپنی پڑھائی مکمل کرو، اس میں برکت ہو گی، الا یہ کہ کوئی عذر ہو

ایک مرتبہ نصیحت کی کہ :

خارج میں مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتابوں کا مطالعہ کیا کر

اس میں تین چیزیں ملتی ہیں: علم، اصلاح، اور فقہ

اکثر فرماتے ہیں "داشتہ بکار آید"

فرماتے ہیں لکھنے کے بڑے فوائد ہیں، مطالعہ میں جو بات کام کی دیکھو لکھ لو، میرا تو یہی معمول ہے جس سے مجھے بڑا فائدہ ہوا

ہماری فراغت کے بعد ایک ساتھی جماعت میں وقت لگا کر آیا، ہفتہ واری اجتماع میں اس کا بیان ہوا

کسی نے آکر حضرت کو بتایا کہ: آپ کے مدرسہ کے فلاں مولانا نے بڑی اچھی تقریر کی

فوراً کہنے لگے: اللہ رحم فرمائے، اللہ رحم فرمائے

پھر فرمایا: ہماری لائن میں کام تین طرح کا ہے ۱- تقریر ۲- پیری مریدی ۳- تدریس

سب سے زیادہ خطرہ تقریر میں ہے کیونکہ تقریر عوام میں ہوتی ہے اور عام ہوتی ہے

تھوڑا اچھا بیان ہو جائے تو مجمع مرید ہو جاتا ہے اس سے زیادہ خطرہ کسی اور میں نہیں

اور دوسرے نمبر پر پیری مریدی میں ہے، کیونکہ ایک محدود مجمع ہی پیر کے پاس آتا جاتا ہے

اور سب سے کم تدریس میں ہے، کیونکہ طلبہ فارغ ہو کر اپنے وطن چلے جاتے ہیں، کوئی پوچھنے والا ہی نہیں رہتا

حضرت اقدس مفتی آدم صاحب دامت برکاتہم العالیہ

شیخ الحدیث، وصدر مفتی جامعہ نذیریہ

ایک مرتبہ مسواک کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ :

میں دو دو مسواک رکھتا ہوں، ایک گھر پر، ایک مدرسہ میں، (یا کوئی اور جگہ بتائی)

تاکہ کہیں بھی وضو کرنے کی نوبت آئے مسواک کی سنت ترک نہ ہو

◆ ▬ ▬ ◆ ▬ ▬ ◆ ▬ ▬ ◆

ماہانہ مجلس میں ہمیشہ مسنون اذکار ختم فرمانے کے بعد بیان شروع فرماتے ہیں

اور کئی بار فرمایا کہ: بیان کا مقصد دین پر عمل کرنا ہے، اس لیے بیان کے لیے مسنون اذکار کو چھوڑ دینا درست نہیں ہے

◆ ▬ ▬ ◆ ▬ ▬ ◆ ▬ ▬ ◆

مولانا کلیم اللہ صاحب بستوی رحمہ اللہ

استاذ مدرسہ ملا مسجد سورت

جب تک ہم فارسی پڑھ رہے تھے، ہم سے گفتگو بھی فارسی ہی میں کرتے تھے۔

جب تک ہم فارسی میں ان کو جواب نہ دیتے، وہ آگے نہیں بڑھتے تھے۔

پھر جب عربی شروع ہوا تو عربی میں بول چال شروع کر دی۔

یہ عربی فارسی بول چال کی مشق کا مفید ترین طریقہ ثابت ہوا۔

بجائے اس کے کہ طلبہ سے بار بار یہ کہا جائے کہ باہمی بات چیت عربی میں کرو۔

◆ ▬ ▬ ◆ ▬ ▬ ◆ ▬ ▬ ◆